



محدث فتویٰ
ISLAMIC RESEARCH COUNCIL

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ایک دہ بندی عالم کی کتاب میں لکھا ہوا ہے۔ کہ حدیث شد رجال میں جو تین مساجد کے علاوہ سفر کرنا منع ہے تو اس سے روضہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف قصد کر کے سفر کرنا منع نہیں ہوتا۔ کیونکہ حدیث میں مساجد کا ذکر ہے اور جہاں سفر کرنے کی ممانعت ہے۔ وہ جگہیں مخدوف ہیں۔ لہذا نحوی اعتبار سے وہ ان تین مساجد کے علاوہ باقی مسجدیں ہیں۔ دراصل مصنف یہ ثابت کرنا چاہتا ہے۔ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر اطہر کی زیارت کی نیت سے سفر جائز ہے۔ کیا مصنف کا استدلال درست ہے۔ مصنف نے حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا واقعہ کا بھی دلیل کے طور پر نقل کیا ہے۔ کہ حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دمشق میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت ہوئی۔ اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ تم ہماری زیارت کو کیوں نہیں آتے تو حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ فوراً اونٹ پر سوار ہو کر مدینہ پہنچے اور قبر اطہر پر حاضری دی۔ سند! یہ واقعہ کیسا ہے؟ نیز اگر روضہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کے لئے قصد سفر کیا جائے تو کیا یہ صحیح ہے یا اگر ممانعت کی حدیث ہے مع صحت تحریر کیجئے۔

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد لله، والصلاة والسلام على رسول الله، أما بعد

دہ بندی کا استدلال محل نظر ہے نسائی میں حضرا ابو ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے میں بصرہ بن ابی بصرہ کو ملا انہوں نے کہا آپ کہاں سے آئے ہیں؟ میں نے کہا پہاڑ طور سے کہا اگر میری ملاقات آپ سے پہلے ہوتی تو آپ پیار طور پر نہ آتے۔ میں نے کہا کیوں؟ کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے۔ کہ سفر نہ کیا جائے مگر تین مسجدوں کی طرف۔ مسجد حرام میری مسجد اور مسجد بیت المقدس۔ 1۔ علامہ سندھی حنفی اس حدیث پر لکھتے ہیں:

”استدلال بصرہ بہ وہو راوی الحدیث يدل على ان المستثنى منه عام اي مكان من الامكنة“

۔ النسائی کتاب المساجد باب ما تشد الرجال اليه (1-7) صحيح البخاری فضل الصلاة في مسجد مكة والمدينة (1189) واصل القصص في الموطأ كتاب الجمعة باب ما جاء في الساعة التي في يوم الجمعة 1

”یعنی“ بصرہ راوی حدیث کا استدلال اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ مستثنیٰ منہ عام ہے یعنی کسی جگہ کی طرف (تقرب کے لئے) سفر کرنا جائز نہیں۔ مگر تین مسجدیں۔۔۔ الخ۔

: امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ ”قاعدة جلیلة فی التوسل والوسيلة“ میں لکھتے ہیں

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے ایک شخص کی بابت جن نے نذرمانی کہ قبر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو آئے گا۔ سوال ہوا تو امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اگر قبر کا ارادہ کیا ہے تو نہ آئے کیوں کہ حدیث میں ہے کہ تین مسجدوں کے سوا کسی جگہ کی طرف (بہ نیت تقرب) سفر جائز نہیں۔ 1

شیخنا محدث روپڑی رحمۃ اللہ علیہ اس پر مزید رقم طراز ہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ طلب علم اور دیگر ضروریات کے لئے سفر کا کوئی حرج نہیں۔ صرف کسی جگہ کی طرف جس میں قبر نبوی صلی اللہ علیہ وسلم بھی داخل ہے ثواب کی نیت سے سفر کرنا جائز نہیں۔ ہاں اگر یہاں سے مسجد نبوی کی نیت سے سفر کرے۔ اور وہاں پہنچ کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر کی بھی زیارت کرے تو اس میں کوئی حرج نہیں بلکہ ایسا ہی کرنا چاہیے تاکہ انسان شبہ سے بھی نکل جائے اور کام بھی دونوں ہو جائیں۔ (مسئلہ زیارت قبر نبوی: 31)

نیز حضرت قزقہ سے روایت ہے کہ میں نے کوہ طور کی زیارت کا قصد کیا تو اس بارے میں حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا تو انہوں نے بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہی حدیث سنائی۔ یعنی حضرت ابو ہریرۃ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ والی۔ اور پھر کہا لہذا طور جانے کا خیال چھوڑ دیجئے وہاں مت جلیئے۔ 2) بحوالہ اخبار مکہ لازرفی باسناد صحیح

حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا واقعہ سند کے اعتبار سے غیر درست ہے۔ 3 دوسری بات یہ ہے کہ شریعت کی بنیاد و خالوں پر نہیں ہے۔

(6) - (7) مجموع الفتاویٰ لابن تیمیہ (127/335)

2... (7) ابن ابی شیبہ کتاب الصلاة التطوع والامامة في الصلاة في بيت المقدس رقم الباب (210) (2/268) ح (7038) فيه عن قزقة: سالت عمر... الخ اراء الغليل (1/141) (142... 143) وصححه

3... السد النابية (244... 245) لابن الاثير بغیر سند وسیر اعلام النبلاء للذہبی (1/308) وقال: اسنادہ لین و هو منکر

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب

